سوال

(118)مروجہ فاتحہ بدعت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک صاحب پوچھتے ہیں

آپ نے شمارہ فروری مارچ میں فاتحہ خوانی کو بدعت کہا ہے جب کہ اسی شمارے میں ڈاکٹر عبدالروف مرحوم کی وفات کے پیغام کے سلسلہ میں کہا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے اوران کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے' یہ بھی تو فاتحہ خوانی ہی ہوئی نا۔ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(مولانا عبدالہادی جواب دیتے ہیں)

فروری اورمارچ کے شمارے میں جس فاتحہ کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ بدعت ہے وہ دراصل مروجہ فاتحہ خوانی ہے جو خاص موقعوں پر اورخاص طریقے کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اور جس میں مقرر چیزیں ہی پڑھی جاتی ہیں۔ چونکہ کتاب وسنت میں کہیں بھی اس قسم کی فاتحہ خوانی کا تذکرہ نہیں ملتا' لہٰذا جو چیز کتاب وسنت میں نہ ہو اوراسے کوئی دین یا کار ثواب سمجھ کروہ کرتا ہے تو اسی کا نام بدعت ہے۔

لیکن جہاں تک مرنے والوں کے لئے یا کسی انسان کے لئے دعا کرنے کا تعلق ہے یہ ایک عام سی چیز ہے اور مشکلات وپریشانیوں کے وقت یا حاجت اورضرورت پر دعا کرنے کا قرآن وحدیث میں متعدد مقامات پر ذکر موجود ہے اس لئے دعاء مغفرت کو مروجہ فاتحہ خوانی سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص273

محدث فتویٰ